سرائیکی لوک قصوں میں مافوق الفطرت عناصر کی رنگارنگی اور انکا جواز

Diversity Of Supernatural Elements In Saraiki Folk Stories And Its Justification

ڈاکٹر جاوید حسان چانڈیو ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ سرائیکی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

Dr. Jawed Hassan Chandio, Associate Professor,
Dept. of Saraiki, The Islamia University of Bahawalpur.

حافظ محمد فیاض، لیکچرار، شعبہ سرائیکی، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

Hafiz Muhammad Fiaz, Lecturer, Dept. of Saraiki,
Bahauddin Zakariya University, Multan.

Abstract

Saraiki literature has a superb tradition of folk tales which have been collected, compiled and published by different scholars. Fourteen volumes of Saraiki folk tales have been published till todate and these fourteen volumes have three hundred and eighteen folk tales in them. The present study is an account to elucidate the variety of supernatural characters depicted in Saraiki folk tales. It also explains the justification behind this abundant use of supernatural elements in Saraiki folk tales. Six volumes of different narrators have been non randomly selected for the purspose of analysis. The textual analysis tool has been implemented to analyse the data thoroughly. This research is both qualitative and quantitative in nature.The findings show that Saraiki folk tales are replete with supernatural elements and these supernatural elements have added charm and interest in these flok tales.This study becomes singnificant as it points out the fears, apprehensions, depriviations, wishes and the dreams of the people of Saraiki region.

Key Words: Saraiki Litreature, Super natural Elements, Saraiki Folk Tale, Taxtual analysis, Metaphysial Creatures, Personiqication , Metamorphisis

کلیدی الفاظ: تخیل، تاویل، تعبیر، کرامات، چڑھاوے، حلول ارواح، کفارہ

مافوق الفطرت کردار لوک قصوں کا حسن ہوتے ہیں۔ سرائیکی کہانیوں میں بھی یہ حسن موجود ہے۔اور ان قصوں میں مافوق الفطرت عناصر کو بھی بھرپور انداز میں پیش کیا گیاہے۔اس تحقیقی مقالے میں ان عناصر کی رنگارنگی کا جائزہ لیا گیاہے۔ اور اس بات کا بھی اعادہ کیا گیاہے کہ ان مافوق الفطرت عناصر کے استعمال کا لوک کہانیوں میں کیا جواز بنتا ہے۔ سرائیکی لوک قصوں میں جنوں، پریوں، دیو، ڈائنوں، جادوگروں، نجومیوں اورانہونیوں کے ساتھ ساتھ چرند پرند اور کئی دوسری جاندار چیزوں کا انسانوں کی طرح گفتگو کرنا بھی عام ہے۔

قصہ کہانی سنانے کی ریت روایت انسان کے ساتھ زمانہ قدیم سے جڑی ہوئی ہے۔انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی قصہ کہانی کا آغاز ہو گیا تھا۔ آدم اور حوا کی کہانی، ہابیل اور قابیل کی کہانی۔ شیطان کی کہانی وغیرہ۔انسان کے ابتدائی دور کے قصے کہانیاں ہیں۔انسان کے ڈر خوف کے قصے بہادری کے قصے،دانا لوگوں کے قصے، بادشاہوں کے قصے شہزادے شہزادیوں کے قصے وزیروں کے قصے۔ نفرت،حسد، ظلم، ناانصافی، عدل، مساوات اور پیار محبت کے قصے ان سب موضوعات کے حوالے سے انسان قصہ سنتا اور سناتا رہ گیا ہے۔ ان قصوں کا مقصد انسان کو اس دور میں تفریح مہیا کرنا تھا کہ جب انسان اور انسانی تہذیب نے ابھی موجودہ ترقی یافتہ تہذیب وتمدن کا تصور کبھی نہ کیا تھا۔ قصہ اس دور سے لیکر پچھلی صدی تک انسانی تفریح کا ایک اہم ذریعہ رہاہے دنیا بھر کی زبانوں میں لوک ادب زبانی یا تحریری شکل میں موجود رہاہے اور اسے لوک ادب کی اصناف میں سے قصہ ایک اہم ترین صنف رہاہے۔ قصہ زیادہ تر زبانی (oral) شکل میں اپنا علمی و ادبی سفر طے کرتا رہا ہے یہ قصے منظو اور منثور شکل میں موجود رہ چکے ہیں۔

سرائیکی زبان و ادب اور خاص طور پر لوک ادب کا خزانہ قصے کہانیوں سے بھرا ہوا ہے ۔ ان قصوں میں موجود مافوق الفطرت عناصر کی کثرت ایک لازمی اور اہم تکنیک (Device) ہے۔ ان قصوں میں جنوں پریوں، بھوتوں،اور دیو وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے، کئی جانور، پرندے، اور بے جان اشیاء انسانوں کی طرح باتیں کرتے ہیں۔ اور کئی دوسری انسانی صفات رکھتے ہیں ان کی اپنی جناتی قوتیں اور غیر معمولی صلاحیتیں قصوں میں ایک رومانوی رنگ بھر دیتی ہیں۔

سرائیکی زبان میں لوک قصوں کا ایک قابل ذکر ذخیرہ موجود ہے۔ سرائیکی میں چھپے ہوئے قصوں کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت میں کچھ کتابوں میں جزوی طور پر سرائیکی لوک قصوں کو شامل کیا گیاہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ سرائیکی لوک قصوں کی مکمل کتابیں

چھپ کے سامنے آ چکی ہیں۔ان مکمل سرائیکی لوک قصوں کی کتابوں کی تعداد (۱۴) ہے اور کل کہانیوں کی تعداد (۳۱۸) ہے۔ ہر کہانی میں مافوق الفطرت عناصر کی بے شمار قسمیں موجود ہیں۔ اس تحقیقی مقالے میں مافوق الفطرت عناصر کے جائزے کے لئے چھ مصنفین کی کتابوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جس میں، طاہر غنی کی کتاب ''ہک بادشاہ''، طاہر غنی اکیڈمی کبیر والہ۔ ۱۹۸۱ء، بشیر احمد ظامی کی کتاب ''سرائیکی لوک کہانیاں، اردو اکادمی بہاول پور، ۱۹۸۴، ملک عبداللہ عرفان کی کتاب'' ناتھ جی''، پاکستان سرائیکی ادبی بورڈ بہاولپور، ۱۹۹۴ء، ڈاکٹر سجاد حیدر پرویز کی کتاب ''قصہ قصولی''، سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور، ۱۹۹۹ء، حافظ محمد فیاض کی کتاب'' قصہ کیا جھرکوں'' سرائیکی ادبی بورڈ ملتان، ۲۰۱۰ء، اور ایم بی اشرف کی کتاب ''بادشاہ آپ اللہ'' ضوریز پبلی کیشنز، اردو مارکیٹ فرید آباد، ملتان، ۲۰۱۰ء شامل ہن۔

مافوق الفطرت عناصر:

دنیا بھر کی زبانوں میں لکھے گئے لوک قصوں اور داستانوں میں کچھ ایسے کردار ،واقعات اور معاملات کو پیش کیا جاتا ہے جو عام طور پر انسانوں کی دنیا میں پیش نہیں آتے۔ اور یہ واقعات، معاملات اور کردار انسانی ذہن کے مطابق نہیں ہوتے بلکہ انسانی عقل کے خلاف ہوتے ہیں۔ یہ وہ واقعات ہوتے ہیں جو عام طور پر انسانی زندگی میں نہ تو ہوتے ہیں اور نہ ہی پیش آتے ہیں۔ جن، پریاں، دیو، اڑتے گھوڑے، انسانوں کی طرح بولتے ہیں۔ جانور اور درخت بھی انسانوں کی طرح بولتے ہیں اور جزبات و احساسات رکھتے ہیں۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر ہوتے ہیں۔ یہ انسانی عقل کے خلاف ہوتے ہیں اور انسانی عقل ان کو تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن قصوں اور داستانوں میں ان پر یقین کر لیا جاتا ہے۔

سرائیکی زبان میں چھپے ہوئے قصوں میں مافوق الفطرت عناصر ویسے موجود ہیں۔ جیسے دنیا کی دوسری زبانوں کے لوک قصوں میں ان عناصر کا تزکرہ ملتا ہے۔ مافوق الفطرت کی کئی شکلیں ہیں۔ جنوں، پریوں، دیو، ڈائنوں، جادوگروں، جادوگرنیاں، انسانوں کی طرح بولتے جانور، درخت، پہاڑ سب مافوق الفطرت عناصر کی شکلیں ہیں۔

ہر دور کے قصے کہانیوں میں مافوق الفطرت عناصر کی تعداد بہت زیادہ رہی ہے۔ قصوں میں مافوق الفطرت عناصر کی کثرت قصے کہانیوں میں ان عناصر کی اہمیت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر گیان چند جین لکھتے ہیں کہ۔

> "قدیم اور جدید قصوں کے ڈھانچے میں سب سے نمایاں فرق اول الزکر میں مافوق الفطرت عناصر کی آمیزش کا ہے۔ اگر مافوق الفطرت کے بغیر بھی داستان لکھی جاسکتی ہے لیکن اردو کی کوئی داستانی کتاب اس

سے صد فیصدی آزاد ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ سائنسی عہد میں داخلِ فیشن ہو گیا ہے کہ کسی بھی پرانے افسانوی شاہکار میں فوقِ فطری مخلوقات کی کار فرمائی دیکھ کر اسے لغو اور نا قابل اعتنا قرار دے دیا جاتا ہے۔ ادب میں زندگی کی عکاسی کے علم بردار جن اور پری کا لفظ دیکھتے ہی چراغ پا ہو جاتے ہیں لیکن یہ سطح بینوں کا شیوہ ہے جنھیں عالمی ادب سے کچھ بھی شُدبُد حاصل ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ تمام ادب العالیہ فوق الفطرت سے بھرا پڑا ہے۔"

ڈاکٹر گیان چند جین اس حوالے سے مزید لکھتے ہیں کہ

"ایلیڈ اوڈیسی، ڈانٹے کی ڈِوائن کامیڈی، شیکسپیئر کے ڈرامے، ملٹن کی فردوسِ گم شدہ و بازیافتہ، شاہنامہ۔ رامائن اور مہابھارت، کالی داس کے ڈرامے غرضیکہ کون سا ایسا کلاسیکی شاہکار ہے جو محض حقیقت نگاری کا روزنامچہ ہو۔ حقیقت کی خلاف ورزی کسی تخلیق کو ادب کے زمرے سے اسی طرح خارج نہیں کر سکتی جس طرح حقیقت کی پابندی کسی مضمون کی ادبیت کی ضامن نہیں۔ روزانہ اخبار ادب نہیں۔ الف لیلہ ادب ہے۔ مافوق الفطرت انسان کی مچلتی ہوئی آرزوؤں کی تشکیل و تجسیم ہے۔'(۱)

مافوق الفطرت عناصر کی موجودگی در حقیقت قصہ گو کے ایک اہم وصف کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور قصہ گو کا یہ وصف ہی اسکا تخیل ہے۔ اس کے تخیل کی بلند پروازی ان قصوں میں دلچسپی اور تجسس کی فضا کو قائم کرتی ہے۔ ان قصوں اور کہانیوں میں جنات اور پریاں وہ مخلوق ہیں جن کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور ان کا وجود محض خیالی ہے۔ اور قصہ گو کا تخیل ہی جنوں، اور پریوں کے وجود کو تخلیق کرتا ہے۔ ان کی جگہیں، ان کے گھر، ان کے باغات، ان کے کھانے، ان کے لباس سب کچھ قصہ گو کے تخیل کا کارنامہ ہے۔ اور بلکہ ادب عالیہ میں تخیل کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ تخیل ادب کی روح ہے۔ یہی تخیل ہی اعلیٰ ادب کے تخلیق کی بنیاد ہے۔ تخیل کی فراوانی اور تخیل کی کرشمہ سازی ادب میں اور خاص طور پر شاعری اور قصوں میں اپنے عروج پر پائی جاتی ہے۔ اگر تخیل کی رنگ آمیزی ادب میں کم ہوتی جائے تو ادب زوال کی طرف سفر کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ادب میں تخیل کی اسی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے سہیل احمد لکھتے ہیں کہ:

"شاعری تو بالکل سیدھی تخیل کی پیداوار ہے اور عظیم تر شاعری بھی وہی کہلائی جاتی ہے۔ جو تخیلی عناصر سے بھرپور اور تخیل کے وسیع تر امکانات اپنے اندر چھپائے ہوئے ہوتی ہے۔ یہ تخیلی قوت ہی ہے جو شاعری میں علامات، رمز و کنایات اور سمبلز کی صورت میں ظہور پزیر ہوتی ہے۔ شاعری میں جیسے جیسے تخیل کی گرفت ڈھیلی پڑتی جاتی ہے اور وہ آج کل کے معیار پر حقیقت پسند ہوتی جاتی ہے۔ ویسے ویسے وہ زوال کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے"۔(۲)

سہیل احمد کی شاعری کے بارے میں کہی گئی یہ بات لوک قصوں پر بھی صادق آتی ہے۔ لوک قصوں کی جان بھی یہی سوچ یا خیال کی بلند پروازی ہے۔ شاعری کی طرح لوک قصوں میں بھی تخیل کی فراوانی ملتی ہے۔ اور تخیل کی یہی فراوانی اور حکمرانی کہانیوں میں دلچسپی، تجسس اور چس رس پیدا کرتی ہے۔ قصہ گو اپنے تخیل کے ساتھ سالہا سال کی مسافتوں کو لمحوں میں طے کراتا ہے۔ ہواؤں میں اڑتے قالین، اڑتے گھوڑے، اور کئی دوسری اڑتی چیزیں تخلیق کرتا ہے۔ اسی تخیل کے ساتھ ہی وہ کوہ قاف کی خیالی دنیا کو تخلیق کرتا ہے، ہیرے موتی سونے چاندی سے سجے ہوئے محلات اور لدے ہوئے باغات کو پیش کرتا ہے، بے جان چیزوں سے کلام کرواتا ہے۔ جانوروں اور پرندوں کو انسانی صفات سے متصف کرتا ہے۔

سید وقار عظیم افسانوی ادب کی تفہیم اور تنقید میں ایک اہم اور معتبر نام ہے۔ وہ داستانوں اور لوک قصوں میں ان مافوق الفطرت عناصر کے حوالے سے بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"بادشاہوں، وزیروں، امیروں کی اس دنیا پر پریوں کا سایہ بھی ہے۔ پریاں جن، دیو، ساحر اور نجومی رومان کی اس عجیب و غریب دنیا کے باسیوں کے مسرت و غم میں ان کے شریک ہیں اور اس لئے پڑھنے والے کو اس دنیا میں ایسی ایسی باتیں نظر آتی ہیں جو عقل و فہم کی رسائی سے باہر ہیں۔ ان غیر معمولی اور مافوق الفطرت باتوں کو عقل کسی صورت میں بھی قبول نہیں کر سکتی۔ اس لئے کہ انسانی تجربے اور مشاہدے کے لئے یہ سب کچھ انوکھا اور نرالا ہے۔ لیکن داستان گو کا دائرہ عمل دنیائے حقائق کے بجائے عالمِ سحر اور جہانِ نظر کے بجائے عالمِ تخیل و تصور ہے"۔(۳)

آر۔ سی۔ ٹمپل کا نام داستان قصے کہانیوں کے حوالے سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے پنجاب میں سنائی جانے والی کہانیوں کو ''حکایات پنجاب'' کے نام سے کتابی شکل میں پیش کیا ہے اور اسکے ساتھ انہوں نے ان کہانیوں کے حوالے سے اپنی تنقیدی فکر کو بھی پیش لفظ کی صورت میں پیش کیا ہے۔ ان کے اس پیش لفظ میں بھی قصے کہانیوں میں پائے جانے والے مافوق الفطرت عناصر کا تفصیل سے جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ان مافوق الفطرت عناصر کو ایک خاص طریقے کی تقسیم کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

"۱۔ غیر فانی (الف) دوبارہ ظاہر ہونا (ب) اولیاء (ج) بھوت (د) ارواح (ہ) دیوتا (و) چھوٹے دیوتا (ز) نامور (ح) راکھشس اور شیاطین ۲۔ فوق الفطرت نگاہ رکھنا ۳۔ کرامات (الف) کرامات کے لئے تفویض کردہ اختیارات (i) نیابت کے ذریعے کرامات (ب) دوبارہ زندہ کردینا (ج) صحت مند کردینا (i) بیماری دور ہونا (ii) فائدے حاصل ہونا (ا) بیٹے (۲) بارش (د) غیر مختتم کرامات ، غیر معمولی بہتات (ہ) فوق الفطرت کے ذریعے سے نقصان پُہنچانا، بد دعا، خواب میں پریشان کرنا، ذخیرہ شدہ کرامات (ز) کرامات کے متعلق مقامی لوگوں کا نظریہ (ح) خفیہ کرامات ۴۔ جادو اور کرامات: الف: ہمدردانہ جادو، پتلا، (ii) رسوم کے مطابق انسانی گوشت کھانا، (iii) وہ چیزیں جن میں کسی انسان کی جان ہو، ا۔ حیوانات ۲۔ درخت ۵۔ ٹونے الف: روحانی ٹونے (i) سانپ کا کاٹنا ۶۔ دعا الف: ایمان ۷۔ کسی کی مدد طلب کرنا الف: غائب کو پکارنا ۸۔ کفارہ الف: گالی ب: چڑھاوے ، ج: شراب کا گھونٹ ، د: رسوم کے مطابق سخاوت، (i) خیرات (ii بھیک ۹۔ پیش گوئی ۱۰۔ صورت تبدیل کر لینا۔ الف: بھیس بدلنا، (i) بدن تبدیل کرلینا۔ ۱۱۔ آواگون الف: ستی ۱۲۔ جوگیوں کے بدل الف: سوانح سے متعلق ب: شیاطین، ج: چھوٹے دیوتا د: راکھشس ہ: دیو: سمندری بلائیں ز: جل پریاں ، ح: سانپ (i) خصائص اور قوتیں (ii) کراماتیں (iii) ابتدا ۱۳۔ حلول ارواح الف: جانور جو انسانی صفات حاصل کر چکے ہوں ، (i) باتیں کرے والے ، (ii) احسان شناس (iii) انتقام لینے والے ۔ ب ۔ اشیاء جو انسانی صفات پا چکی ہوں۔ (i)۔ باتیں کرنے والی (ii) سحر زدہ۔ ا۔

دائرے، ۲۔ خطوط ۳۔ ہار ۴۔ تسبیحیں ۵۔ ہتھیار ۶۔ جادو کے اعداد (۷) مقدس پانی: (i) خون، (ii) دودھ، (iii) امرت، (iv) پانی کا پوتر ہونا، (۸) کراماتی سواری (i) بہادر انہ چھلانگ (ii) ہوا میں اُڑنا (iii) پروں والے جانور (iv) پروں والی اشیاء (v) منتقل ہونے والی مورتیں اور مقبرے (۹) طلسماتی گیت (i) طلسماتی ساز (۱۰) بال اور انکی طاقتیں الف: داڑھی کا تقدس (۱۱) نظر نہ آنا (۱۲) جادو کا طریقہ (۱۳) برہمن (i) بھوتوں کے زیر اثر ہونا (ii) بھوت نکالنا" (ترجمہ) (۴)

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سحر اور جادو کی کرشمہ سازی کا ہماری آج کل کی دنیا میں کہیں نہ کہیں عمل دخل ضرور رہا ہے۔ داستانوں میں اس سحر آفرینی اور طلسماتی فضا کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ داستانوں اور لوک قصوں میں مافوق الفطرت عناصر دوسرے لفظوں میں سحر اور طلسماتی کرشمہ سازیوں کے بارے میں عزیز احمد لکھتے ہیں کہ:

"ساحری بہت پرانی چیز ہے۔ انسان پہلے جادو پر ایمان لایا اور پھر مذہب پر اور جہاں مذہب پر ایمان راسخ ہے۔ وہاں بھی یہ عقیدہ ابھی تک راسخ ہے کہ جادو برحق ہے۔ لیکن جادو کرنے والا کافر۔ اسی عقیدے پر طلسم ہوشربا، اور اس سے پہلے کی طلسماتی داستانوں کی بنیاد ہے"۔ (۵)

سرائیکی لوک قصوں میں مافوق الفطرت عناصر کا استعمال موجود ہے۔ اور ان میں مافوق الفطرت عناصر کی مختلف شکلیں ملتی ہیں۔ سرائیکی زبان میں لکھے گئے قصوں کی کتابوں میں زیادہ سے زیادہ مافوق الفطرت عناصر کا استعمال ہوا ہے۔ اس تحقیقی مقالے میں سرائیکی زبان میں شائع ہونے والے قصوں کی کتابوں میں سے چھ کتابوں میں موجود مافوق الفطرت عناصر کی نشاندہی کی جارہی ہے۔

۱۔ ہک ہا بادشاہ

سرائیکی زبان میں جن قصہ گو کو اپنی قصہ گوئی کے حوالے سے اہمیت حاصل ہے ان میں طاہر غنی کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ ان کے قصے فنی اعتبار کے ساتھ پختہ اور مافوق الفطرت عناصر کی پیش کش کے حوالے سے بھی بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ طاہر غنی کے لوک قصوں کی کتاب ''ہک ہا بادشاہ'' سرائیکی لوک ادب کی ریت روایت میں ایک اضافے کا باعث بنی ہے۔ یہ کتاب اپنی فنی اور فکری اعتبار سے سرائیکی لوک قصوں میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب ۱۹۸۱ء میں شائع ہوئی۔ اور اس میں درج ذیل دس قصے ہیں۔

۱۔ بلاں دے پھیرے	۲۔ سوجاملاح
۳۔ کہانی گانموں دی	۴۔ بھلو بھلی داانت نیں
۵۔ بھلا۔ برا	۶۔ آجڑی
۷۔ ہک ہابادشاہ	۸۔ سوداگر
۹۔ نامی چور	۱۰۔ تقدیر

طاہر غنی کے جن قصوں میں مافوق الفطرت عناصر موجود ہیں۔ ان قصوں کی اوران میں موجود مافوق الفطرت عناصر کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

"ہک ہابادشاہ" کی پہلی کہانی "بلاں دے پھیرے" میں بلاں کا شہر کے لوگوں سے مکالمہ کرنااور لوگوں کا بلاں سے بات کرنااور بلاں اور شہر کے سیانے لوگوں میں معاملے کا طے ہونااور نصرت پہلوان کا اس خوفناک بلاں کو مارنااور اس بلاں کے آنے کا منظر۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"ہک ہا بادشاہ" کی دوسری کہانی "سوجاملاح" میں دریا سے سوجاملاح کو ایک صندوق کا ملنا۔ اور اس میں ایک حسین و جمیل شہزادی کا ہونا، شہزادی کا صندوق سے باہر آنااور سوجاملاح کے منہ پر رومال پھیرنا۔ رومال پھیرتے ہی سوجاملاح کا خوبصورت اور حسین و جمیل نوجوان کی شکل کا روپ لے لینا۔ شہزادی کا اپنی چھوٹی انگلی کو کاٹ کر سوجاملاح کو خون دینا۔ اس خون کو قطرہ قطرہ زمین پر گرانے سے زمین پر بوہڑیں کا اگنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"بھلو بھلی دا انت نیں" میں مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں موجود ہیں۔ جیسے کمان۔ اس کمان سے پچاس کوس تک تیر چلانا۔ شیشے کی مدد سے تیر کی سمت درست کرنا۔ اڑنے والا گھوڑا، اس کی مدد سے گھنٹوں کا فاصلہ لمحوں میں طے کرنا۔

"آجڑی" اس قصے میں دیو کی ماں کا بدر منیر کو چیونٹی بنانااور پھر دیو کے بال دے کر مدد کرنا۔ اور پھر چیونٹی سے انسان کا روپ لینا۔ ایک آم کے درخت پر سونے کا پھل لگنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"سوداگر" طاہر غنی کی اس کہانی میں ایک درخت کی جڑوں میں خزانے کا ہونا۔ ایک دیو کا ایک خوبصورت جوان عورت پر عاشق ہونا۔ اور اس دیو کی جان ایک طوطے میں ہونا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"تقدیر" طاہر غنی کے اس قصے میں چن شاہ کا کوہ قاف کے جنوں کے پیر کے پاس جانا۔ اور اس سے ملاقات کرنا۔ اور اس سے جواب طلب کرنا۔ کوہ قاف کے جنوں کے پیر کا

جواب بھی دینا اور ایک طلسماتی صندوق کا دینا۔ گھوڑے کا اپنی بیماری کے بارے میں انسانوں کی طرح بتانا۔ مچھلی کا اپنی بیماری کے بارے میں انسانوں کی طرح بتانا۔ اژدھا کا اپنی بیماری کے بارے میں انسانوں کی طرح بتانا۔ واپسی پر چن شاہ کا گھوڑے، مچھلی، اژدھا کا علاج کرنا۔ اور خزانہ لینا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

۲۔ سرائیکی لوک کہانیاں

محمد بشیر احمد ظامی بہاولپوری کی کتاب "سرائیکی لوک کہانیاں" ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی۔ اس میں کل ۱۷ کہانیاں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ مینہہ وپائی	۲۔ آمیاں گدڑ آ
۳۔ مئی بڈھڑی دا پھُلا	۴۔ ماما ککڑ ماما ککڑ
۵۔ قصہ قصولی	۶۔ گنجو لیلے دا قصہ
۷۔ ہو ہوا، ہو ہوا	۸۔ ہک ہالکڑ ہارا
۹۔ بٹی راجہ	۱۰۔ ماما دیہہ
۱۱۔ ہوائی محل	۱۲۔ مقسوم دا ہک ٹکّا
۱۳۔ سوداگر زادہ	۱۴۔ ہک ہا بادشاہ
۱۵۔ سوداگر دا قصہ	۱۶۔ سسی پنوں

۱۷۔ مومل میندھرا

اس کتاب کے پہلے قصّے "آمیاں گدڑ آ بیر پکی پئی ہے" میں گدڑ کا نانی سے بات کرنا۔ مافوق الفطرت عنصر کی مثال ہے۔

محمد بشیر احمد ظامی بہاولپوری کی دوسری کہانی "مئی بڈھڑی دا پھلا" میں بوڑھی عورت کا انصاف کے لئے کوے کے پاس جانا، اور اس سے پھلے کا مطالبہ کرنا۔ بوڑھی عورت کا کوے کے ساتھ، درخت کے ساتھ، چوہے کے ساتھ، بلی کے ساتھ، کتے کے ساتھ، ڈنڈے کے ساتھ، آگ کے ساتھ، پانی کے ساتھ، بیل کے ساتھ، معزور مچھر کے ساتھ، بات کرنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

اس کہانی "ماما گدڑ کیڈڑے ویندا" میں مرغ کا بادشاہ سے بات کرنا۔ اور اپنا معاملہ بتانا۔ بادشاہ کی فوج سے بات کرنا اور ان کو شکست دینا۔ ناہر، شینہ، لال بیگ اور دریا کو بادشاہ کے خلاف بطور فوج استعمال کرنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ اس کہانی "گنجو لیلے دا قصہ" میں گنجو لیلے کا بوڑھی عورت سے بات کرنا۔ اور اس کی نواسی کو ذبح کر کے اس کا گوشت تیار کرنا، انسانوں والے کام کرنا، انسانوں کی طرح باتیں کرنا، گوشت کو

پکا کر بوڑھی عورت کو کھلانا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔
اس کہانی ''ہک ہالکڑ ہارا'' میں لکڑ ہارے کا محنت محل جانا۔ اور محنت محل میں محنت سے باتیں کرنا۔ اور محنت کا اسے سمجھانا۔ اور محنت کی مزدوری دینا۔ اور محنت کا لکڑ ہارے کو جنگل میں بخت کے پاس بھیجنا۔ لکڑ ہارے کا بخت سے باتیں کرنا۔ اور اپنی تقدیر کے بارے میں جاننا۔ اور بخت کی باتوں پے عمل کرنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

محمد بشیر احمد ظامی بہاولپوری کی اس کہانی "بٹنی راجہ" میں حلوائی کا پرندے کی اصلیت کے بارے جاننا۔ اور لکڑ ہارے کے بیٹوں کا اس پرندے کا گوشت کھانا۔ اور بڑے کا بادشاہ بننا اور چھوٹے کا وزیر بننا۔ پرندے کے گوشت سے بادشاہ اور وزیر بننا۔ اپنی خواہش کے مطابق دیگچے سے مختلف اقسام کے پکے پکائے کھانے لینا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

اس کہانی "ماما دیہہ" میں دیو کا انسان سے ملاقات کرنا۔ اور باتیں کرنا۔ انسان کا اپنے اخلاق سے ایک دیو کو اپنا دوست بنا لینا۔ اس میں جنوں ،ڈائنیں سے مقابلہ کرنا۔ اور انہیں موت کے گھاٹ اتار دینا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"ہوائی محل" میں پرندے کا بادشاہ سے ہم کلام ہونا۔ بادشاہ کا پرندے کی زبان سمجھنا۔ یہ مافوق الفطرت عنصر ہے۔ اس کہانی" مقسوم دا ہک ٹکا میں" چارپائی کا بادشاہ کو خبردار کرنا۔ چارپائی سے آوازیں نکلنا۔ اور بادشاہ کا ان آوازوں کو سمجھنا۔ موسیٰؑ کا اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا۔ اس کہانی "سوداگر زادہ" میں سانپ کا سوداگر زادے کے ساتھ بات کرنا اور اس سے مدد مانگنا۔ من کو حکم دینے سے اپنے دل کی مراد کا پورا ہونا۔ سونے کا محل اور چاندی کی حویلی کا تیار ہونا سونے کے بالوں والی خوبصورت عورت کا بننا سانپ ،چوہا، طوطا، مینڈک،کا سوداگر زادے کی مدد کرنا اور اس کے ساتھ بات کرنا۔ سونے کا محل اور چاندی کی حویلی،کے ساتھ سونے کے بالوں والی عورت اور سب نوکر چاکر اور باقی تمام چیزوں کا من کی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

" سسی پنوں" میں زمین کا پھٹنا اور پھر مل جانا اور "مومل میندھرا" میں ایک آدمی کا کئی آدمیوں کا کھانا کھا جانا اور ایک زندہ انسان کا آگ میں جل جانا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

۳۔ "ناتھ جی" ۱۹۹۴ء میں "ناتھ جی "ملک عبداللہ عرفان کے لکھے گئے قصّوں کی کتاب چھپ کر سامنے آئی اس کو پاکستان سرائیکی ادبی بورڈ بہاول پور نے شائع کیا۔ اس میں درج ذیل (۱۱) قصّے ہیں۔

۱۔ ناتھ جی	۲۔ ہر اکھیں ڈِھٹا سچ نئیں ہوندا
۳۔ سیائنیاں دی وستی	۴۔ کویلیاں دا نروار
۵۔ رابھنگر	۶۔ کُکڑتے بِلا
۷۔ منارا	۸۔ منگراں
۹۔ بھوئیں کھتر یندی ملوک زادی	۱۰۔ روندی کھلدی گھٹے دی سرڑی
۱۱۔ چھیل بادشاہ	

"ہر اکھیں ڈِھٹا سچ نی ہوندا" میں گدڑ کا چیخنا، وزیر زادی کا اس کی چیخ کو سمجھنا۔ وزیر اور اس کے بیٹے کا زمین کے پھٹ جانے سے زمین میں غرق ہونا۔ "سیائنیاں دی وستی" میں صبح کو بیج کاشت کرو اور شام کو اس کے پھل کھاؤ۔ کڑتل بیل کے ساتھ میٹھا پھل لگنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "کویلیاں دا نروار" میں ایک زندہ انسان کے منہ اور ناک سے چیونٹیوں کا آنا جانا۔ اور اس عمل کا صدیوں سے ہونا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "رابھنگر" میں ایک انسان کا ایک بھینس کو اٹھا کر دوسرے ملک لے جانا اور رات کو چرا کر واپس لے آنا اور راستے میں کہیں کسی جگہ پر اسے زمین پر نہ اتارنا۔ بلکہ اس کا پاؤں تک بھی زمین پر نہ لگنے دینا۔ انسان کا آفاتوں کے ساتھ باتیں کرنا اور ان سے لڑنا اور انہیں مار دینا۔ "کُکڑتے بِلا" میں ایک انسان کا جادو کے ذریعے اونٹ، گھوڑا، بیل، مچھلی، مگرمچھ، پودا، باز، بچھڑا، پتا، چیل، طوطا، چندن ہار، مرغ، اور بلا بننا اور پھر انسان کی شکل اختیار کر لینا یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "منارا" میں انسان کا لکڑی کے گھوڑے پر فضا میں سواری کرنا اور مینار کے اندر اور باہر اس گھوڑے کے ذریعے اڑ کر آنا اور جانا۔ "منگراں بادشہزادی" میں پھولوں کا گنہگار کو جاننا اور پکڑ لینا۔ ہاتھی کا گنہگار کو جاننا اور پکڑ لینا، اور انسانوں سے بات جیت کرنا۔ "بھوئیں کھتر یندی ملوک زادی" میں ایک نازک مزاج عورت کا زمین کو کھتورنا اور اس عمل کا صدیوں سے ہونا۔ "گھٹے دی سڑی" میں ایک کٹے ہوئے سر سے انسانوں کی طرح رونے کی اور ہنسے کی آوازوں کا آنا۔ ایک انسان کا گدڑ بن جانا او ور پھر طوطا بن جانا، بادشاہ کو مار کر اسکا روپ لے لینا۔ ایک دوسرے کے جسم میں آنا جانا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "چھیل بادشاہ" میں ایک انسان کا پتھر بن کے صدیوں سے ایک جگہ کھڑے رہنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

۴۔ قصّہ قصولی

۱۹۹۹ء میں سجاد حیدر پرویز کی لوک قصّوں کی کتاب "قصّہ قصولی" سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور سے شائع ہوئی۔ اس میں درج ذیل باراں قصے شامل ہیں:

۱۔ قصہ چوڑھے وزیر زادے تے بادشہزادے دی وفائی دا

۲۔ قصہ فیض بخش بادشاہ تے گڈڑوی شہزادی دا

۳۔ قصہ زور بادشاہ دا

۴۔ قصہ پھل وزیر دا

۵۔ قصہ یار دی یاری دا

۶۔ قصہ لکڑہارے بادشاہ دا

۷۔ قصہ بادشاہ دے خواب دا

۸۔ قصہ ماچھی وزیر دا

۹۔ قصہ متر ائی ماء دا

۱۰۔ قصہ ترائے صفتیں آلی شہزادی دا

۱۱۔ قصہ امیر زادی دا

۱۲۔ قصہ سوداگر زادے دا

"قصہ چوڑھے وزیر زادے تے بادشاہزادے دی وفائی دا" میں منکے کے ساتھ پانی اپنا رستہ بدل لے اور ایک انسان کے لئے اس پتھر کی وجہ سے راستہ چھوڑ دے، سانپ کا انسان کے ساتھ بات جیت کرنا چوہے کا انسان سے مکالمہ کرنا۔ انسان کا چکرا اور چکری کی باتیں سننا اور ان کو سمجھنا۔ وزیر زادے کا پتھر بن جانا خون کے ایک قطرے سے پتھر کا انسان کے روپ میں آنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "قصہ فیض بخش بادشاہ تے گڈڑوی شہزادی دا" میں دیو کا انسان کے ساتھ بات کرنا دیو کا انسان کی مدد کرنا۔ لال بیگوں کا فیض بخش بادشاہ کے حکم سے دیو کی مدد کرنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"قصہ زور بادشاہ" میں سانپ کا انسانوں کی طرح باتیں کرنا۔ زور بادشاہ کی فوج سے باتیں کرنا اور امان دینے کی صورت میں ایک انسان کا طلب کرنا۔ اس سانپ کا دیو کے روپ میں آنا۔ ہرنی کا آسمان سے زمین پر آنا۔ ہرنی کے پر ہونا۔ انسان کا اس کو پکڑ کر اسکا دودھ پینا۔ ایک کسان کا دو شیروں کے ساتھ ہل چلانا۔ اور سانپ کا ڈنڈا بنانا۔ تیر کا ایک دن چلانے سے اگلے دن مقررہ وقت پر ایک پرندے کے ساتھ مقررہ جگہ پر آنا۔ زور بادشاہ کا کانے دیو کے

ساتھ لڑنا۔ اور اسے شکست دینا۔ تمام دیوؤں کا زور بادشاہ کی غلامی قبول کرنا۔ بھولنی کا شہزادی کا روپ لینا، یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "قصہ لکڑ ہارے بادشاہ دا" میں واسک نانگ کا لکڑ ہارے کے ساتھ باتیں کرنا اور من سے اپنی دل کی آرزوؤں کو پورا کرنا۔ جانوروں کا لکڑ ہارے سے باتیں کرنا۔ اور مدد کرنا یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "قصہ بادشاہ دے خواب دا" میں چاندی کا درخت اور سونے کی تمام شاخیں اور باقی تمام سرسبز ہونا۔ سفید بال، کالے بال اور بھورے بالوں کو آگ کی تپش دینے سے چیزوں کا حاضر ہونا۔ اور پھر ان چیزوں کا حکم ماننے کے لئے حاضر ہونا۔ اور دل کی خواہشوں کو پورا کرنا۔ ایک کچ کی گولی کے چلنے سے دریا کے پانی کا راستہ چھوڑ دینا۔ عورتوں کے بال سونے چاندی کے ہونا درخت کے اوپر چادر ڈالنے سے عورتوں کا زندہ ہو جانا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"قصہ ماچھی وزیر دا" میں دوائی کی پڑیا کھلانے سے بوڑھے کا جوان ہو جانا۔ مینڈک کا انسانوں سے باتیں کرنا۔ پانی پینے سے بوڑھی عورت کا غائب ہو جانا۔ پانی پینے سے ہاتھوں اور پیروں سے معزور لڑکی کا ٹھیک ہو جانا۔ مینڈک کا وزیر کی مدد کرنا۔ لعلوں کی نہر کا بہنا۔ کٹے سر اور دھڑ سے آوازیں آنا۔ عورت کے خون کے ہر قطرے کا لعل بننا۔ دیو کی جان طوطے میں ہونا۔ طوطے کی گردن دبانے سے طوطے کا مر جانا اور اس کے ساتھ ہی دیو کا مر جانا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "قصہ ترائے صفتیں آلی شہزادی دا" میں شہزادی جب بات کرتی ہے اس وقت اس کے منہ سے پھول گرتے ہیں اور جب روتی ہے تو اس کے آنسوؤں کا موتی بن کر گرنا۔ اگر شہزادی کسی زخمی پرندے پر ہاتھ پھیر دے تو اس کا ٹھیک ہو جانا۔ شہزادی کی جان ایک ہار میں ہونا۔ ہار کا مچھلی کے پیٹ میں جانا۔ مختلف جانوروں کا مدد کرنا۔ قبر پر پھولوں کا ہار ڈالنے سے شہزادی کا دوبارہ زندہ ہونا۔ تالا جس کے دامن میں آئے گا وہ بادشاہ بنے گا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

قصّہ گیا جھر کوں

۲۰۱۰ء میں "حافظ محمد فیاض نائچ" کی کتاب " قصّہ گیا جھر کوں" سرائیکی ادبی بورڈ ملتان نے شائع۔ کی اس میں درج ذیل ۱۱ قصّے شامل ہیں

۱۔ لال بادشاہ	۲۔ نور بادشاہ
۳۔ بیربل	۴۔ گلاں بادشہزادی
۵۔ ست پتریت	۶۔ سائرتے نیر
۷۔ لعلاں بادشاہزادی	۸۔ جٹ دی یاری

۹۔ راہب تے صاحب ۱۰۔ جٹ تے سوداگر

۱۱۔ چار یار

"قصہ گیا جھر کوں" میں پہلی کہانی "لال بادشاہ" میں لال بادشاہ کا بندریا کو قبول کرنا۔ بندریا کا پری کا روپ لینا اور پھر بندریا کا روپ لینا۔ پریوں کے بالوں سے ایک موسیقی کا آلہ بنانا۔ اور اس سے رام داس پری اور اس کی ۳۶۰ سہیلی کا مجرا کرنا۔ جن، پریاں، دیو، سانپ ان کے ساتھ بات کرنا۔ سلیمانی ٹوپی پہننے سے لال بادشاہ کا نظر نہ آنا۔ لیکن لال بادشاہ کا سب کو دیکھنا۔ سرمہ پہننے سے زمین کے خزانوں کا علم ہونا۔ ڈنڈا، اس سے لال بادشاہ کا دیو کی فوج کا مقابلہ کرنا۔ کھڑاویں اور رسی سے دشمن کا مقابلہ کرنا اور سالوں کا سفر دنوں میں کرنا۔ سانپ کے پیٹ کی سیر کرنا۔ اور اس کے اندر طلسماتی شہر کا ہونا۔ سانپ کے پیٹ کے اندر تلوں کی کاشت کرنا۔ سانپ کے پیٹ کے اندر تلوں کی فصل کو تیار کرنا اور پھر کوہلوں پر اس کا تیل نکالنا۔ تیل کو پتھر کی چاٹی پر لگانا۔ تیل لگاتے ہی رام داس پری کا زندہ ہو جانا۔ کالے اور سفید دیو کی فوج کو شکست دینا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "نور بادشاہ" میں نور بادشاہ کا پرندوں سے باتیں کرنا۔ نور بادشاہ کی والدہ کا اپنے بدصورت بیٹے کو ایک غریب کے خوبصورت بیٹے سے بدلنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "بیر بل" اس کہانی میں فقیر کا اپنی گودڑی میں سے ڈبی کا نکالنا۔ اور پھر اس ڈبی سے ایک خوبصورت لڑکی کا نکل آنا۔ فقیر کے سونے کے بعد خوبصورت لڑکی کا اپنے بالوں سے ڈبی نکالنا اور ڈبی میں سے ایک حسین و جمیل لڑکے کا نکل آنا۔ مقررہ وقت پر لڑکی کا لڑکے کو ڈبی میں رکھ کر اس کو بالوں میں چھپانا۔ اور پھر فقیر کا جاگنا اور لڑکی کو ڈبی میں رکھ کر اپنی ڈبی کو بند کر دینا ۔اور ڈبی کو اپنی گودڑی میں چھپا دینا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ گلاں بادشہزادی "قصہ گیا جھر کوں" کی چوتھی کہانی ہے۔ اس میں پرندے کا انسان سے باتیں کرنا۔ اور کھانے کے لئے دریا سے مچھلی پکڑ کر تحفے میں دینا۔ سات سمندر پار کی سیر کرانا۔ پرندے کا نسوار لینا۔ پرندے کا ایک انسان کی شادی کرانا۔ پرندے کے پر کو آگ کا سیک دینے سے پرندے کا حاضر ہونا۔ اور مقررہ مقام پر آنا۔ اس کا اور شہزادی کا پرندے کے اوپر سوار ہونا۔ دونوں کا شہر کے اوپر سے نظارہ کرنا۔ اور پھر وطن واپس لے جانا۔ پرندے کے پر جل جانا اور پھر پرندے کے پروں کا اگنا۔ شہزادی کا چھوٹی انگلی کو کاٹ کر خون دینا۔ اس خون کے ہر قطرے سے پھول کا بننا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "سائر تے نیر" میں پرندے کا بادشاہ کو اسکی قسمت کے بارے میں بتانا۔ پرندے کا بیرونی حملے کے

بارے میں بتانا۔ انسان کا مگر مچھ کے پیٹ میں زندہ رہنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"لعلاں باد شہزادی" میں ایک عورت کے پیٹ سے پتھر کا پیدا ہونا۔ ہرنی کے پر ہونا۔ اور اسکا آسمان کی طرف پرواز کر جانا۔ اور پھر مقررہ وقت پر زمین پر آنا۔ دیگچے میں سے اپنی مرضی کے کھانے لینا۔ آفات کے ساتھ بات کرنا۔ سون درخت کا شہزادے سے بات کرنا ۔اور کہنا۔ کہ جی میرے حضور۔ شہزادے کا اسے بابے کی جگہ پر جانے کا حکم دینا۔ اور پھر سون درخت کا اس جنگل سے بابے فقیر کی جگہ پر منتقل ہو جانا۔ خط دکھانے سے آفات کا رک جانا اور مدد کرنا۔ دریائی گھوڑے کا شہزادے سے بات کرنا۔ اور گھوڑے کا شہزادے کا حکم ماننا۔ گھوڑے کا سالوں کا سفر دنوں میں کرا دینا۔ دیو کی جان طوطے میں ہونا۔ منتر پڑھ کر پھوک مارنے سے تنکا بن جانا۔ اور پھر تنکے سے انسان بن جانا۔ ایک عورت کے سونے کے بال ہونا اور ایک جانور کا بہت سارے دنوں تک بھوکا رہنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"جٹ دی یاری" میں گرم تیل سے گنہگار کا فیصلہ کرنا۔ یہ مافوق الفطرت عنصر کی خوبصورت مثال ہے۔

"راہب اور صاحب" میں شہزادی کا چڑیا کی باتیں سننا اور سمجھنا۔ راہب کا پرندوں کی باتیں سننا اور سمجھنا۔ ایک پرندے کا گوشت کھانے سے دکھ دیکھنا اور دوسرے پرندے کا گوشت کھانے سے سکھ دیکھنا۔ سانپ کا سانس پی لینا اور پھر جوگی کی مدد سے واپس جسم میں ڈال دینا۔ سانپ کے پھوک مارنے سے گوبر کا جل جانا۔ سانپ کا جوگی سے بات کرنا۔ جہاز کا انسانی خون ڈالنے سے چلنا۔ دیو سے ملاقات کرنا۔ مکالمہ کرنا۔ اور اس کے ساتھ لڑنا۔ لعنت کرنے سے دیو کا مر جانا۔ شہزادے کا چیلوں کی باتیں سننا اور سمجھنا۔ چیل کے پروں پر بیٹھ کر آسمانون کی سیر کرنا۔ چیل کا پر آنکھوں میں لینے سے بوڑھے کا جوان ہونا۔ اور چیل کے پر کو بالوں میں سجانے سے نوجوان کا بوڑھا ہو جانا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔ "چار یار" میں پتھر پر لگا ہوا سو سالہ نشان کے بارے میں پتا دینا کہ یہاں پر کب انسان آیا تھا۔ مرے ہوئے انسان کو دوائی کے ذریعے زندہ کرنا ار پھر باتیں کرنا۔ لکڑیوں سے گھوڑا بنانا۔ اور پھر اس پر چار یاروں کا فضا میں سفر کرنا۔ موتی سے پانی کا اتر جانا۔ شہزادے کا موتی کی وجہ سے پانی میں رہنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

(۶) بادشاہ آپ اللہ

۲۰۱۰ء میں "ایم۔بی۔اشرف" کی کتاب "بادشاہ آپ اللہ" ضوریز پبلی کیشنز ملتان نے شائع کی اس میں درج ذیل ۱۶ قصّے ہیں

۱۔ متوکل بڈھڑا	۲۔ جوری جٹ تے صادق جٹ
۳۔ وکھری ونڈ	۴۔ گانموں مراثی
۵۔ جیون جتوال	۶۔ حسن شیر تے ہاؤ بیر
۷۔ سبدھ	۸۔ دعادی تاثیر
۹۔ امن داڈیوا	۱۰۔ بادشاہ آپ اللہ
۱۱۔ جور ہیسیں اوچیسیں	۱۲۔ اندھاراجہ بے داد نگری
۱۳۔ ہر شئے ااپنے اصل کوں ویندئی ہے	۱۴۔ قسمت دا کٹھی
۱۵۔ کہیں آکھے	۱۶۔ بادشاہی داحق

"سبدھ" میں دیو کا انسان سے باتیں کرنا۔ دیو کا خزانے کے بارے میں بتانا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں "دعادی تاثیر" میں زمین کے اندر رہنے والی مخلوقات سے شہزادی کی ملاقات ہونا۔ ان سے بات جیت کرنا۔ جن کا شہزادی کے ساتھ بات جیت کرنااور اسکی مدد کرنا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"بادشاہ آپ اللہ" میں ایک انسان کا پانچ منٹ کے لئے قبر میں جانا۔ جنت کی سیر کرنا۔ پانچ منٹ کی بجائے پانچ سو سال کا گزر جانا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"ہر شئے اپنے اصل کوں ویندی ہے"میں لکڑی کی عورت میں روح کا آنا۔ بڑھئی سنار اور مولوی کا اسے اپنانا اور اس پر جھگڑنا اور اس عورت کا درخت میں دوبارہ چلے جانا۔ یہ سب مافوق الفطرت عناصر کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

"قسمت کا کھٹیا" میں کنواں کے اندر دیو سے باتیں کرنا۔ یہ مافوق الفطرت عنصر کی خوبصورت مثال ہے۔

مافوق الفطرت عناصر کی مختلف صورتیں

سرائیکی لوک قصوں میں مافوق الفطرت عناصر کی جو مختلف صورتیں اور شکلیں پائی جاتی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہو کے سامنے آئی ہے کہ سرائیکی لوک قصوں کا معیار اور ان کی پیش کش کسی طرح بھی ملکی اور بین الاقوامی ادب میں پیش ہونے والے لوک قصوں کے معیار اور پیش کش سے کم نہیں ہیں۔ سرائیکی لوک قصوں میں مافوق الفطرت عناصر

کی وہ ساری صورتیں اور کیفیات موجود ہیں۔ جن کے ساتھ عالمی ادب کے لوک قصوں کی سج دھج قائم و دائم ہے۔

سرائیکی لوک قصوں میں مافوق الفطرت عناصر کی جو مختلف صورتیں، شکلیں، اور کیفیات کو استعمال کی گیا ہے۔ ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

i. انسانوں کا جانوروں سے کلام کرنا
ii. جانوروں کا انسانوں کی طرح بولنا
iii. جنّوں کے کردار
iv. پریوں کے کردار
v. انسان کے ہنسنے سے اس کے منہ سے پھولوں کا گرنا
vi. درختوں کو سونے چاندی کا پھل لگنا اور ان کے تنوں کے نیچے خزانہ ہونا
vii. زمین کا پھٹنا
viii. پریوں اور جانوروں کا انسانوں کی مدد کرنا
ix. جنّوں، دیو اور ڈراونی مخلوقات کا انسانوں سے لڑنا
x. جنّوں کا شہزادیوں پر عاشق ہونا
xi. انسانوں کا پریوں پر عاشق ہونا
xii. صبح کو بیج کاشت کرو اور شام کو اس کا پھل کھاؤ
xiii. سات بادشاہیوں کے خزانے کا ملنا
xiv. خوبصورت کا بدصورت اور بدصورت کا خوبصورت ہونا
xv. انسان کے رونے سے اس کی آنکھوں سے جاری ہونے والے آنسوؤں کا موتی بننا
xvi. انسان کا زخمی جانور یا پرندے پر ہاتھ پھیرنے سے اس کا ٹھیک ہو جانا
xvii. ایک انسان کا دوسرے انسان کی آنکھیں صحیح کرنا اور اسکی آنکھوں کا نور واپس کر دینا
xviii. انسان کا کٹے ہوئے سر اور پاؤں کا صحیح کرنا
xix. سورج کے ساتھ انسان کی ملاقات
xx. انسان کا آنکھوں پر ہاتھ پھیرنے سے آنکھوں کا نور واپس آنا
xxi. انسان کا جانوروں والا جسم لینا
xxii. جانوروں کا انسانوں والا جسم لینا
xxiii. جانوروں کا پتھر بن جانا

xxiv. پتھر کا انسان والے جسم میں آنا

xxv. درخت اور پودوں کا انسانوں سے باتیں کرنا

xxvi. پرندوں کا انسانوں سے باتیں کرنا

xxvii. انسان کے خون سے درخت اور پودوں کا اگنا

xxviii. ایک انسان کالوہے اور لکڑی کے گھوڑے پر بیٹھ کر ہوا میں اڑنا

xxix. محنت اور بخت سے باتیں کرنا

xxx. پرندے کا گوشت کھانے سے اور تالے کا جھولی میں آنے سے بادشاہ بننا

xxxi. موسیٰ کا اللہ تعالی سے ہم کلام ہونا

xxxii. چارپائی میں سے آواز کا آنا

xxxiii. منؑ کو حکم دینے سے دل کی مراد پوری ہونا

غرض اس طرح کی بے شمار مافوق الفطرت عناصر کی شکلیں اور کیفیات کی مثالیں سرائیکی لوک قصوں میں موجود ہیں۔ فکری اعتبار سے ان مافوق الفطرت عناصر کی کیا تعبیریں اور تاویلیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ ان مافوق الفطرت عناصر سے چلتاہے۔ کہ سرائیکی وسیب کے لوگوں کے خواب اور خواہشیں بھی ہیں ان کے خوف اور خدشات بھی ہیں۔ ان کی محرومیاں اور استحصال بھی ہیں۔ اس کے علاوہ اس بات کا بھی پتہ چلتاہے کہ وہ اللہ کی مختلف مخلوقات سے اچھی امیدیں بھی رکھتے ہیں اور کچھ مخلوقات سے خوف بھی کھاتے ہیں۔ ان لوک قصوں کی بدولت قصہ گو، ظالم، اور جابر بادشاہوں کے ظلم اور جبر اور ان مظالم کو علامتوں اور استعاروں کی شکلوں میں پیش کرتے ہیں۔

فکری گہرائی کے ساتھ ساتھ ان لوگ قصوں میں فنی خوبیاں بھی موجود ہیں۔ علامت نگاری ادب میں معنی کی کثرت اور ایجاز اور اختصار کا ایک اہم وسیلہ ہے۔ لوک قصوں میں موجود مافوق الفطرت عناصر ،علامت نگاری کی ایک اہم اور خوبصورت شکل ہے۔ مافوق الفطرت عناصر استعارے کی طرح ان کو پردوں کی شکل میں پیش کرکے اہم وسیلے کے طور پر استعمال کیے گئے ہیں۔ ان سے ادب کی وسعت، گہرائی اور اس کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ معنی کی مختلف پرتوں کو قائم کرنے میں مافوق الفطرت عناصر کی اہمیت سامنے آتی ہے۔ مافوق الفطرت تخیلی ادب کی جان ہیں۔ سرائیکی لوک ادب اور اس میں موجود لوک قصوں میں مافوق الفطرت عناصر سرائیکی ادب میں تخیل کی بلند پروازی اور تخیلی ادب کی کئی اعلی مثالوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

اس تحقیقی مقالے سے مافوق الفطرت عناصر کے استعمال کے بارے معلوم ہو ا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مافوق الفطرت عناصر کی لوک قصوں میں ضرورت و اہمیت اور وجوہات کے بارے میں جانکاری حاصل ہوئی ہے۔اس کے علاوہ مافوق الفطرت عناصر کی مختلف شکلوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔اس تحقیقی مقالے کے ساتھ سرائیکی لوک قصوں کی بنیادی خصوصیات اور خاص طور پر ان میں استعمال ہونے والے مافوق الفطرت عناصر کے بارے میں ایک بھرپور علمی اور تحقیقی آگاہی ملی ہے۔اور اس طرح لوک قصوں میں مافوق الفطرت عناصر کے حوالے سے تحقیق کی نئی راہیں کھلیں گی۔

حوالہ جات

۱۔ گیان چند جین، ڈاکٹر، اردو کی نثری داستانیں، کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۵۴ء، ص ۶۵

۲۔ سہیل احمد، داستاں در داستاں، بار اول، لاہور: بختیار پرنٹرز، دربار مارکیٹ، ۱۹۸۷ء، ص: ۲۰۴

۳۔ وقار عظیم، پروفیسر، سید، داستان سے افسانے تک، لاہور: الوقار پبلی کیشنز ۲۰۱۰ء، ص ۱۲

۴۔ میاں عبدالرشید، (مرتبہ) حکایات پنجاب، حصہ سوم، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۲ء، ص ۸ تا ۱۱

۵۔ عزیز احمد، طلسم ہوشرُبا، مشمولہ، داستان در داستان، بار اول، لاہور: بختیار پرنٹرز، ۱۹۸۷ء، ص ۱۸۵

۶۔ طاہر غنی، ہک ہا بادشاہ، طاہر غنی اکیڈمی، کبیر والہ، ۱۹۸۱ء، ص: ۱۰۸

۷۔ محمد بشیر احمد ظامی، سرائیکی لوک کہانیاں، اردو اکادمی، بہاول پور، ۱۹۸۴ء، ص: ۸۹۔ ۹۰

۸۔ ملک عبداللہ عرفان، ناتھ جی، پاکستان سرائیکی ادبی بورڈ، بہاول پور، ۱۹۹۴ء، ص: ۶۶۔ ۶۷

۹۔ سجاد حیدر پرویز، قصہ قصولی، سرائیکی ادبی مجلس، بہاول پور، ۱۹۹۹ء، ص: ۴۴

۱۰۔ حافظ محمد فیاض نائچ، قصہ گیا جھرکوں، سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۲۰۱۰ء، ص: ۵۶۔ ۵۷

۱۱۔ ایم بی اشرف، بادشاہ آپ اللہ، ضوریز پبلی کیشنز، اردو مارکیٹ فرید آباد، ملتان، ۲۰۱۰ء، ص: ۸۶